طالب الہاشمی

حضرت عاقل بن بکیر لیثیؓ

بعثتِ نبوی کے اڑھائی سال بعد سرورِ عالم ﷺ نے دارِ ارقم کو مرکز تبلیغ و ہدایت بنایا تو سب سے پہلے بنولیث کے چار جوان آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔
"یارسول اللہ ہم آپ کی دعوت پر ایمان لاتے ہیں ہمیں اپنے حلقہ بگوشوں میں شامل فرما لیجیے۔"
یہ چاروں جوان آپس میں حقیقی بھائی تھے اور قریش کے خاندان "بنوعدی بن کعب بن لؤیّ" کے حلیف تھے۔ حضورؐ نے ان کے جذبۂ سبقت الی الاسلام کو بہ نظرِ استحسان دیکھا اور ان سے پوچھا، تمہارے نام کیا ہیں۔ ایک نے اپنا نام خالد بتایا، دوسرے نے عامر، تیسرے نے ایاس اور چوتھے نے غافل بتایا۔ حضورؐ نے چوتھے بھائی سے مخاطب ہو کر فرمایا:
"غافل نہیں آج سے تمہارا نام عاقل ہے۔"
انہوں نے عرض کیا "بسر و چشم"
اسی دن سے لوگ غافل کو عاقل کہنے لگے اور اسی نام سے انہوں نے تاریخ میں شہرت پائی۔ حضرت عاقلؓ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:
عاقلؓ بن بکیر (بقولِ بعض ابی بکیر) بن عبدِ یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔
سرورِ عالم ﷺ نے صحابۂ کرامؓ کو ہجرت الی المدینہ کا اِذن دیا تو سالہا سال سے مشرکین مکہ کے ظلم و ستم کا شکار بننے والے اہلِ حق آہستہ آہستہ کفّار کی نظریں بچا کر مدینہ پہنچنے لگے کیوں کہ کفّار کو یہ گوارا نہ تھا کہ پرستارانِ حق ان کے پنجۂ ستم سے بچ کر نکل جائیں۔ حضرت

علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کرنا سخت مشکل کام تھا۔ اس لیے سب نے چھپ چھپ کر ہی ہجرت کی۔ لیکن جس دن حضرت عمر فاروقؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا انہوں نے پہلے سب لوگوں کے سامنے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد قریش کے مجمع میں جا کر اعلان کیا:

''بدبختو، جو کوئی اپنی ماں کو بے اولادی کا، اپنی اولاد کو یتیمی کا اور اپنی بیوی کو رنڈاپے کا داغ دینا چاہے وہی میرا تعاقب کرے میں اب یہاں سے مدینہ جا رہا ہوں۔''

مشرکین نے حضرت عمر فاروقؓ کا اعلان سنا لیکن کسی کو ان کا تعاقب کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت عمر فاروقؓ کی معیت میں بیس دوسرے فرزندانِ توحید بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ ان میں حضرت عاقلؓ اور ان کے تینوں بھائی بھی شامل تھے۔ بعض اہل سیر نے لکھا ہے کہ ان چاروں بھائیوں نے اپنے اہل و عیال سمیت ایک ساتھ ہجرت کی اور مکہ میں ان کے گھر (یا گھروں) کے دروازے بالکل بند ہو گئے۔

مدینہ پہنچ کر چاروں بھائی حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔ سرورِ عالم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان عقدِ مواخاۃ قائم کیا تو حضرت عاقلؓ کو حضرت مُجَذَّرؓ بن زیاد کا دینی بھائی بنایا۔

ہجرت کے بعد حق و باطل کا معرکۂ اوّل ١٧ رمضان المبارک ٢ ہجری کو بدر کے میدان میں پیش آیا۔ اس میں حضرت عاقلؓ اور ان کے تینوں بھائی بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عاقلؓ ان سب میں خوش نصیب تھے۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر دادِ شجاعت دے رہے تھے کہ ایک مشرک مالک بن زہیر نے تاک کر ان پر نیزے یا تلوار کا بھرپور وار کیا اور وہ شہید ہو کر گر پڑے۔ سابقون الاوّلون اور مہاجرین اوّلین کی مقدس جماعت کے وہ پہلے ہی رکن تھے، اب شہدائے بدر میں شامل ہو کر اتنا بلند مقام حاصل کر لیا کہ دوسرے صحابۂ کرامؓ ان پر رشک کیا کرتے تھے۔

حضرت عاقلؓ کے بھائی حضرت خالدؓ بن بکیر نے بدر کے بعد اُحد میں دادِ شجاعت دی اور سریۂ رجیع (٤ ہجری) میں شہادت پائی۔ حضرت عامرؓ نے بدر کے بعد عہدِ رسالت کے

دوسرے تمام غزوات میں بھی سرورِ عالم ﷺ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا اور حضرت ابوبکر صدّیقؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

حضرت ایاسؓ نے بھی عہدِ رسالت کے تمام غزوات میں ملتزمِ رکابِ نبویؐ ہونے کا شرف حاصل کیا۔

ابنِ اثیرؒ ''اُسدُ الغابہ'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم